https://doi.org/10.58352/tis.v48i2.911

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

حیاء معاشرے کی اصلاح کا بنیادی سبب

MODESTY: MAIN REASONS FOR THE REFORMATION OF SOCIETY

Dr. Muhammad Rashid Khan Awan
Department of Islamic Studies, Sir Syed University Engineering & Technology, Karachi.
Email: rashidawan197999@gmail.com

Zafar Ahmed
Lecturer & Academic Coordinator
Department of Business Administration SSUET, Karachi
Email: zahmed.edu@gmail.com

Asma Perveen
Department of Islamic Studies, Sir Syed University Engineering & Technology, Karachi.
Email: asperveen@ssuet.edu.pk

Abstract:

This article (Modesty is one of the main reasons for the reformation of society) aims to explore the pivotal role of modesty as a catalyst for societal reformation, dissecting its multifaceted impact on individuals, interpersonal relationships, and broader societal structures. Islam and modesty have a similar relation which soul bears to the body. The Beloved Rasool (Blessing and Salutation on Him) has said: Undoubtedly, modesty and faith are connected together so when one gets away, the other one is also taken away. Therefore, the enemies of Islam are seen attacking the modesty of Muslims. It is not hidden from anyone that attacks are being made on

modesty in society in the name of dramas, films, advertisements, morning shows, etc. Modesty is a person's quality which builds his personality and character. Anyone who owns this quality becomes a role model for others. The ones who do not have it become an example of shamelessness. Sad that majority of Muslims lack this quality, and this sickness is spreading rapidly. Once again western culture is ready to ruin our culture. The man who was once modest, decent, knowledgeable, intelligent is now just fulfilling his worldly desires. In this article, an attempt has been made to reform from the individual to the society. Because at present, indecency and shamelessness are at their peak and we know very well that shame and modesty is the main reason for reforming society. In conclusion, this article posits that fostering a culture of modesty engenders a ripple effect, fostering positive changes that transcend individual behavior to collectively shape and reform societal structures. Understanding and cultivating modesty emerge as imperative steps toward achieving a harmonious and reformed societal ethos.

Keywords: Modesty, Shamelessness, Societal Reformation, Society, Indecency, Cultural Dynamics, Personality, Interpersonal Relationships, Character.

تعارف:

شرم وحیاءہی انسان کا وہ وصف جمیل ہے جس کی آغوش میں اخلاق و کردار کی خوبیاں پرورش پاتی ہیں۔ جو انسان اس وصف سے کامل طور پر متّصف ہو جاتا ہے وہ اخلاقِ حسنہ کا پیکر بن جاتا ہے اور جس انسان میں یہ وصف نہ رہے وہ پھر بے حیائی و بے شرمی کا مجسمہ ہو کر جو چاہے کر سکتا ہے ۔ فرمانِ باریٔ تعالیٰ ہے: (اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ) جو جی میں آئے کرو بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (۱)

فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: (اِذَا لَمْ تَسْتَحِیِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ) جب تجھے شرم وحیاء نہ رہے تو جو چاہے کر (۲)

افسوس آج مسلمانوں کی اکثریت شرم وحیا کا دامن چھوڑ کر بے شرمی و بے حیائی کا شکار ہو چکی ہے اور یہ مرض روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

اک بار پھر ہوا نے رخ بدلا ہے اور مغربی تہذیب و اغیار کے فیشنِ عُریانیّت کے گندے جھونکے ہمارے دامنوں کو تار تار کرنے کو بے قرار ہیں۔

وہ مؤمن جس کا شرم وحیاء، علم وہنر، ذہانت و دانائی اور متانت و سنجیدگی شیوہ تھا وہ آج خود بازارِ حُسن کا دلدادہ نظر آتا ہے۔ بقولِ شاعر؀

اے مسلماں جائے عبرت ہے یہ تیرے واسطے   ہوش میں آ خوابِ غفلت سے تجھے کیا ہو گیا

شریعت سے بغاوت نے انسانی معاشرے کو ایک ایسے جہنم میں دھکیل دیا جہاں صرف سِسک سکتے ہیں اس سے نکل نہیں سکتے۔ لمحہ لمحہ اذیتوں کی شدّت میں مبتلا ہو رہے ہیں، لحظہ لحظہ موت سے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ اس پُر فتن دور میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُجحان صرف

دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بناپر ہر طرف جہالت کے بادل منڈلا رہے ہیں، اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو مٹانے کے لئے اور اسلام کا پاکیزہ نقشہ بدلنے کے لئے ناپاک سازشیں کر رہی ہیں، مساجد کا تقدس پامال کیا جارہا ہے، لادینیت و بدمذہبیت کا سیلاب تباہیاں مچارہا ہے، ہر گھر سنیما گھر بنتا چلا جارہا ہے، فحاشی و عریانی کے بازار گرم ہیں، مسلمان موسیقی، شراب اور جوئے کا عادی ہو کر تیزی کے ساتھ تباہی کے عمیق گڑھے میں گرتا چلا جارہا ہے ایسے حالات میں ایمان کے اس حصّے (حیاء) کی بقاء کی ضرورت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ) حیا ایمان سے ہے (۳)

حیاء کا لغوی معنیٰ و مفہوم:

حَیَاء عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنیٰ ہے: شرم و حیا، کسی چیز سے منقبض ہونا (سمٹنا، سکڑنا)، اور ملامت کے خوف سے اس کو چھوڑ دینا۔

امام راغب اصفہانی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں: (اَلْحَیَاءُ اِنْقِبَاضُ النَّفْسِ عَنِ الْقَبَائِحِ) نفس کا برائیوں سے رُک جانا حیاء ہے (۴)

علامہ خازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اَلْحَیَاءُ: تَغَیُّرٌ وَّاِنْکِسَارٌ یَعْتَرِی الْاِنْسَانَ مِنْ خَوْفِ مَا یُعَابُ بِہٖ وَیُذَمُّ عَلَیْہِ) حیاء سے مراد وہ غیرت اور انکساری ہے جو انسان پر اس کے عیب دار ہونے اور قابلِ مذمّت ہونے کے خوف سے طاری ہوتی ہے۔ (۵)

مغربی تہذیب کا وبال:

فی زمانہ مغرب کی گندی تہذیب و ثقافت اور معاشرے کی تباہی کے ہولناک واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ بد قسمتی سے ہماری الیکٹرونک میڈیا و پرنٹ میڈیا خود اس کی عکاسی کرتے نظر آتے ہیں۔ فحاشی و عریانی، آزادانہ ملاقات اور بے باکانہ اختلاط نے شرم و حیا کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اس غیر فطری مساوات نے معاشی استقلال کو جنم دیا اور اس کی نحوست سے معاشی استقلال کے بطن سے ہر سو خلع و طلاق کی ہوش ربا شرح نے جنم لیا اور یوں ہر گھر و خاندان غم و الم کا شکار ہو کر پورا معاشرہ تباہی سے ہمکنار ہو گیا۔ یوں ابلیس اپنے نظریات کی کامیابی پر رقص کرتا ہر سُو دکھائی دیتا ہے۔ حقیقت حال کا نظارہ کرنا چاہو تو غفلت کا پردہ چاک کر کے نگاہ اٹھاؤ تو خود اپنے ہی گھر میں بذریعہ اسکرین ابلیس کو بصورت طوائف کے ناچتا دیکھو گے، کبھی ڈھول کی تھاپ پر بچوں کی تھرکتی ٹانگیں دیکھو گے، کبھی اپنے ہی دامن کو میوزک کے تاروں سے لبریز دیکھو گے، کبھی ربّ تعالیٰ کے پاک گھر میں موسیقی کی خرافات دیکھو گے، کبھی اپنے قرب و جوار میں بزمِ عُریاں دیکھو گے، یوں ہر سمت فحاشی کا بازار گرم دیکھو گے۔ تُف ہے ایسی زندگی پر، تاسّف ہے ایسے طرزِ عمل پر۔ گھر سے لے کر قوم تک کے سربراہوں کو اس کا احساس ابھی تک نہیں ہوا، کیونکہ ان کے اذہان و قلوب لذّتِ دنیوی کے سرور سے مدہوش ہیں، عقلوں پر غفلت کے طویل پردے ہیں، اور وہ خود کیچڑ کے گندے جوہڑ میں غوطہ زن ہیں۔

اگر کوئی گندگی و ناپاکی کے دلدل سے باہر آنا چاہے تو ابلیسی نظریات کو لات مار کر ربّ العزّت کی بارگاہ میں جھکنا پڑے گا، ابلیس کو ناراض کر کے اپنے مہربان ربّ کو راضی کرنا ہو گا وہ ربّ جو ہمیں بار بار سمجھا رہا ہے کہ۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّہٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ

اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا(٦)

جو کام شریعت کے مخالف ہو وہ شیطان کا طریقہ ہے مذکورہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بدعت اور گناہ کا عمل کرنا شیطان کے قدموں پر چلنا اور اس کی پیروی کرنا ہے۔ شیطان خود برائیاں کرتا نہیں بلکہ کراتا ہے جس طرح وہ خود شرک و کفر اختیار نہیں کرتا، بلکہ لوگوں کو مشرک و کفار بناتا ہے، اور خود مُوَحِّدْ (اللہ کو ایک ماننے والا) ہے۔ اسی طرح وہ گناہ، بے غیرتی و بے حیائی اور فُحاشی پر اُبھارتا ہے اور بندہ اس کے بہکاوے میں آکر اپنے رؤف الرحیم ربّ کی نافرمانی کر گزرتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کو حرام فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی (٧)

دوسرے مقام پر ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے: (وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ) ترجمہ: اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے (٨)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بے حیائی، برائی، سرکشی اور ناحق زیادتی سے منع فرما کر انہیں دنیوی اور اخروی خسارے سے بچانا چاہتا ہے، مگر ہم ہیں کہ ہولناک گھاٹیوں کی طرف بڑھے جارہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گناہ سے بچانے کے لیے جلدی شادی کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بچہ بالغ ہوجائے تو اس کا نکاح کردیں، اگر بچہ بالغ ہوگیا اور اس کا نکاح نہ کیا، اس نے کوئی گناہ کرلیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے (٩)

وہ والدین غور کریں جو اپنے بالغ بچوں کی شادی صاحبِ استطاعت ہوتے ہوئے بھی نہیں کرتے، لاپرواہی، غفلت، امیر رشتے کی تلاش میں اپنے بچوں کو بٹھائے رکھتے ہیں، ان کے ارمانوں کا گلا خود اپنے ہاتھوں گھونٹتے رہتے ہیں، اگر ان کی اولاد شادی نہ کرنے کے سبب غلط رَوِش کا شکار ہوگئی تو سارا وبال والدین / سرپرست پر ہوگا۔ فی زمانہ اگر ہم غور کریں تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گے کہ فحاشی و عریانی کے گناہوں میں ملوّث اکثریت نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ہے۔ آج ان نوجوانوں کے والدین فقط یہ کہہ کر ان شرعی احکام کو صرفِ نظر کردیتے ہیں کہ ابھی ہمارا بچہ / بچی چھوٹے ہیں، پڑھ رہے ہیں، ابھی عمر ہی کیا ہے، کمانے کے قابل تو ہوجائیں، کچھ بَن تو جائیں، کچھ کرکے دکھائیں، اس انتظار میں وہ نوجوان کیا کر دکھاتے ہیں، حالاتِ حاضرہ ہمارے سامنے ہیں، کوئی گناہوں کے دلدل میں پھنس جاتا ہے، کوئی بے راہ روی کا شکار ہوجاتا ہے، کوئی مجازی محبت میں گرفتار ہوجاتا ہے، کوئی محبت میں ناکامی کے باعث خودکشی کا طلبگار ہوجاتا ہے، کوئی اپنے گھر سے فرار ہوجاتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں ذلیل و خوار ہوجاتا ہے، اور بالآخر وہ بدکاری کے لئے بَر سرِ پیکار ہوجاتا ہے، اور یوں معاشرے میں بدکار ہوجاتا ہے، یہ ساری خرابیاں جلد شادیاں نہ

کرنے کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں پیدا ہو رہی ہیں، لہٰذا ہمیں غور کر لینا چاہیے کہ ہم اس معاملے میں کتنے قصور وار ہیں۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: (اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ وَخُلُقَہٗ فَزَوِّجُوْہُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ)
جب ایسا شخص پیغام بھیجے، جس کے خُلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو، اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فسادِ عظیم ہو گا۔(۱۰)
آج فتنہ و فساد کے تماشے ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں، والدین کا مالداروں، جاگیر داروں کے انتظار میں جوان بچیوں کو کنوارہ بٹھائے رکھنا، اُدھر لڑکوں کا بے شادی رہ جانا، جس کی وجہ سے معاشرے میں زنا کا پھیلنا، ناجائز بچوں کا پیدا ہونا، پھر گناہ چھپانے کے لئے کچے بچوں کو گرا دینا، معاذ اللہ کچرا کونڈوں سے بے گناہ بچوں کی نعشوں کا پایا جانا، یوں ربّ تعالیٰ کے عذاب کو للکارنا، اولاد کا بے باک ہو جانا، جوان لڑکیوں کا گھر سے بھاگ جانا، چھپ کر کورٹ میرج کر لینا، یہ سب فتنہ و فسادِ عظیم کا باعث ہیں۔ آج ضرورت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طرزِ عمل اپنانے کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل:

حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بچوں سے فرمایا کرتے تھے: جب تم نکاح کرنا چاہو تو تمہارا نکاح کرادوں گا کیونکہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس کے دل سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔(۱۱)
سبحان اللہ، ! کیا فکر ہے، کیا سوچ ہے، کیا انداز ہے، کیا طرزِ عمل ہے، لہٰذا والدین کو چاہیے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرزِ عمل کو اپنائیں تا کہ گھر سے معاشرے تک ہر فرد فتنہ و فساد سے محفوظ رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری شخص پر گزرے، جو اپنے بھائی کو شرم وحیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان سے ہے۔(۱۲)
(۱) اس سے کہہ رہا تھا تو بہت شرمیلا ہے اتنی شرم مت کیا کر کیونکہ بہت شرمیلا آدمی دنیا کما نہیں سکتا یہاں وعظ سے مراد ڈرا کر نصیحت کرنا ہے۔
(۲) یعنی اسے حیاء اور غیرت سے نہ روکو اسے شرمیلا رہنے دو۔
(۳) خیال رہے جو حیاء گناہوں سے روک دے وہ تقویٰ کی اصل ہے اور جو غیرت و حیاء اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی ہیبت دل میں پیدا کر دے وہ ایمان کا رکن اعلیٰ ہے اور جو حیاء نیک اعمال سے روک دے وہ بری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو نماز پڑھنے سے شرم لگتی ہے یہ حیاء نہیں بے وقوفی ہے یہاں پہلے یا دوسرے درجے کا حیاء مراد ہے اللہ عزوجل ہمارے دلوں میں اپنا خوف اپنے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی غیرت نصیب کرے۔ کیا خوب کہا شاعر نے:

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے　　شرم نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ) حیاء بھلائی ہی لاتی ہے۔(۱۳)

یعنی حیاء کو اپنانے والا برائیوں سے محفوظ رہتا ہے، یوں حیاء کے صدقے اسے دنیوی و اخروی بھلائیاں نصیب ہوتی رہتی ہیں۔ اگر ہم احادیث مبارکہ کا بغور مطالعہ کریں تو کئی باتیں ہمیں شرم و حیاء سے متعلق باتیں سمجھنے کو ملیں گی جیسا کہ مفہومِ حدیث ہے کہ حیاء مکمل خیر ہے اور ہر دین کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں، اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔ اور حیاء ایمان کا ساتھی ہے۔ دوسری روایت کا مفہوم ہے کہ شرم و غیرت اور ایمان سب ساتھی ہیں تو جب ان میں سے کوئی ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا جاتا ہے۔ (۱۴)

اسی طرح حدیث میں حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے اور ایمان کو جنت میں لے جانے والا عمل اور بے حیائی کو ظلم قرار دیا گیا ہے اور ظلم جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ حیاء اور کم بولنا یمان کے دو شعبے ہیں، فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حیاء اور پردے کو پسند فرماتا ہے۔ جس چیز کو ربّ تعالیٰ پسند فرمائے وہ نہایت ہی معزّز و مکرّم ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی حیادار اور پردہ دار بنیں تا کہ دنیا و آخرت میں اس کی برکات نصیب ہوں۔

مغربی تہذیب کی سازش:

مغربی تہذیب و ثقافت کی جن دلدادہ خواتین نے گھر کے سکون کو لات ماری باہر کی ہزاروں ہوس ناک نگاہوں نے انہیں بھنبھوڑ ڈالا، جن خواتین نے پردہ چھوڑ کر آزادانہ ملاقات اور بے باکانہ اختلاط کو اپنایا اسی معاشرے نے انہیں برباد کر ڈالا، جن خواتین نے اس بے وفا دنیا کی رنگار نگینیوں کے خاطر فحاشی و عریانی کو فروغ دیا اسی دنیا نے ان کی حیاء کا جنازہ نکال ڈالا، کوئی غیرت مند مسلمان نہیں چاہتا کہ سرمایہ دار نسوانیت کو استعمال کر کے اپنی مصنوعات کو بیچتا رہے، ؟ اور خواتین کی غیرت کا روز و شب خون بہا کر دفن کر دیا جائے۔ یہ ہرگز کوئی نہیں چاہتا ہو گا تو پھر دیر کس بات کی ہے ابھی اپنے ربّ کریم کی بارگاہ میں توبہ کر لیں اور صدق دل سے اس کے عہد و پیمان کے پابند ہو جائیں۔ ان شاَاللہ وہ رحمت و برکات کی ہم پر برسات کر دے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَاکَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَاکَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ

بے حیائی جب کسی میں ہوتی ہے تو اسے عیب ناک بنا دیتی ہے اور شرم و حیا کسی میں ہوتی ہے تو اُسے زینت دے دیتی ہے۔ (۱۵)

حیا ایمان کا زیور اور ایمان کی زینت ہے۔ بے حیائی انسانیت کے دامن پر بدنما دھبہ ہے۔ غور کیجیے! ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ، عصبیت سے خالی ذہن کے ساتھ، غیر جانب داری کے ساتھ، وہ خدا جس نے عورت کو گھر سے بے پردہ باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی وہ عورت آج محافلوں کی رونق بنی ہوئی ہے۔

عورتوں کا قبور پر باکثرت جانا باعثِ لعنت ہے:

امام قاضی سے سوال ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب میں فرمایا: ایسی جگہ جواز اور فساد نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے، جب گھر سے قبروں کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے، جب گھر سے باہر نکلتی ہے، سب طرفوں سے شیاطین اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے، جب واپس آتی ہے، اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔(۱۶)

ایک حدیث شریف میں واضح طور پر عورتوں کے لئے لعنت فرمایا گیا:(لَعَنَ رَسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ زَائِرَات الۡقُبُور)

رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والوں عورتوں پر لعنت فرمائی۔(۱۷)

اس موضوع سے متعلق اگر ہم احادیث مبارکہ کا بغور مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ عورت چھپانے کی چیز ہے اور جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان پر ظاہر ہو جاتی ہے اور بے شک عورت اللہ عزوجل کے جتنی قریب اپنے گھر کے تہہ خانے میں ہوتی ہے کہیں اور نہیں ہوتی۔ وہ ربّ جو عورتوں کا کھلے صحن میں نماز پڑھنا پسند نہیں فرماتا، تو ان کا بازاروں میں گھومنا کب پسند فرمائے گا۔ عورتوں کے نَماز پڑھنے کے لئے سب سے بہترین جگہ ان کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ عورت کا کوٹھڑی میں نَماز پڑھنا احاطے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اس کا تہہ خانے میں نماز پڑھنا کمرے میں نَماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۱۸)

مسلمان خواتین کا المیہ!

آج ہمارے معاشرے کی خواتین کا المیہ یہ ہے کہ نماز کا مسئلہ تو ایک طرف، یہاں تو پردہ ہی کو معاذاللہ (Out Of Fashion) پرانا رواج، دقیانوسی سوچ، عورتوں پر ظلم،۔ جبر، کہہ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پردہ ظلم ہے؟ کیا حجاب جبر ہے؟ کیا برقعہ قید خانہ ہے؟ صرف مسلم خواتین ہی اس پروپیگنڈے کا شکار کیوں؟ کیا عیسائیت میں راہبہ (نَن:Nun) اپنے سروں کو اسکارف (Scarf) سے ڈھانپ کر نہیں رکھتی؟

تعجب کی بات یہ کہ، جب یہ (نَن:Nun) خواہ برطانیہ کی ہو یا فرانس کی، اٹلی کی ہو یا جرمنی کی، جب وہ سر پر اسکارف لیتی ہے تو پورا یورپ اس کو جھک کر (Sister) اور (Mother) کہتا ہے۔ لیکن یہی اسکارف (Scarf) پاکستان، ترکی، سعودی عرب، انڈونیشیا، ملائیشیا کی عورت سر پر رکھ لیتی ہے تو اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اسے جاہل، گنوار، غیر ترقی یافتہ۔۔۔ تعصب باز اور شدّت پسند (Fundamentalist) کہا جاتا ہے۔

آخر کیوں؟ کیا پردہ روشن خیالی کے لئے خطرہ ہے؟ کیا حجاب وسعتِ فکر کے لئے زنجیر ہے؟ کیا برقعہ ترقی کی راہ کے لئے رکاوٹ ہے؟ اخباری

رپورٹرز کے مطابق پورے یورپ میں ۸لاکھ ۲۲ہزار چرچوں میں ۲۶لاکھ ننیں جنہیں وہ(Sister)اور(Mother)کہتے ہیں اپنے سروں پر اسکارف(Scarf)لیتی ہیں، برقعہ نماڈھیلاڈھالا گاؤن(Gown)پہنتی ہیں۔

مسلم خواتین غور کیجئے!

اگر ان کے گاؤن(Gown)اور اسکارف(Scarf)کے باوجود وہاں ترقی ہوئی تو کیوں مسلم دنیا ترقی نہیں کر سکتی؟ جہاں تک ترقی کا تعلق ہے تو یاد رکھیں،

ترقیاں تو مسلمانوں کے اس وقت تک قدم چومتی آئی ہیں جب تک وہ اللہ واس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی اطاعت کرتے رہے ہیں،۔ آج ہمارااور ہماری خواتین کا حال کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آج سے چودہ سو برس پہلے ہی ارشاد فرمادیا تھا:

دوزخیوں میں دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے اِس عہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا(یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں)ان میں ایک جماعت ان عورَتوں کی ہے جو پہن کر ننگی ہوں گی، دوسروں کو(اپنی حرکتوں کے ذَرِیعے)بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنّت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو پائیں گی اور اسکی خوشبو اتنی اتنی دُوری سے پائی جاتی ہے۔(۱۹)

یعنی وہ عورتیں جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصّہ ننگا رکھیں گی یا اتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عُیوب آج دیکھے جارہے ہیں۔ وہ عورَتیں راہ چلتے شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اونچی گردن کئے سر اٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گُھورتی چلیں گی جیسے اونٹ کے تمام جسم میں کوہان اونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اونچے رہا کریں گے۔(۲۰)

کیا فائدہ ایسے لباس کا؟ جسے پہن کر بھی ننگا کہا جائے! کیا فائدہ ایسا(Modern)بننے کا؟ جس میں نہ عزّت، نہ عصمت، نہ عفّت، نہ تحفّظ، آج مغربی یلغار نے ہمارے ذہنوں کو بالکل ماؤف کر دیا ہے! حجاب خواتین کو عفت کا تحفّظ دیتا ہے، پردہ عصمت کو تحفّظ فراہم کرتا ہے، جس میں عورت خود کو محفوظ تصوّر کرتی ہے، اس کی طرف اٹھنے والی بے باک نگاہیں ناکامی کے ساتھ لوٹ جاتی ہیں، یہ ہے اسلام کا حسین تحفّظ، اور قابل قدر تصوّرِ حیاء جس کا قرآن درس دے رہا ہے۔

پردہ فرض ہے:

ارشادِ باریٔ تعالیٰ ہے:(وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی)تم اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہو کر باہر نہ نکلو جس طرح پہلے زمانے کے دور جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں(۲۱)

یعنی اپنی ارائش کی نمائش نہ کرو جیسے سابقہ دور جاہلیت میں رواج تھا۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں عورتیں بے حجابانہ مردوں کے

سامنے نکلا کرتی تھیں، یہی جاہلیت کا تَبَرُّج ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہوا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں عورتیں ناز و ادا سے مٹکتی اور لچکتی ہوئی سر بازار بے پردہ ٹہلا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا۔ (تَبَرُّج) یہ ہے کہ عورت اپنا دوپٹہ سر پر ڈال لے اور اس سے جسم کو اچھی طرح نہ ڈھانپے جس سے اس کی گردن اور کانوں کے زیورات ظاہر ہوتے ہیں، یہی (تَبَرُّج) اظہار زینت ہے جس سے تمام مسلمان خواتین کو روک دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث مبارک کا مفہوم ہے کہ عورت جب بے پردہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔

قابلِ صد تحسین جملہ:

ایک عورت جس کو اُمِّ خلاد کہا جاتا تھا نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اپنے شہید بیٹے سے متعلق پوچھنے حاضر ہوئی تو وہ نقاب میں تھی، بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا تم اپنے بیٹے کے متعلق پوچھنے آئی ہو اور تم نے نقاب ڈالا ہوا ہے، تو اس نے کہا: اگر میرا بیٹا چلا گیا تو کیا ہوا، میری حیاء تو نہیں گئی۔ (۲۲)

مذکورہ حدیث مبارک کو بار بار پڑھیں اور غور کریں کہ وہ خواتین کیا عظیم خواتین تھیں، جن کا مصائب و آلام میں بھی دامنِ حیاء داغ دار نہ ہوتا تھا، ان کی پاکیزگی کی گواہی ان کے نقاب تھے، ان کی طہارت کی گواہی ان کے حجابات تھے، ان کی شرافت کی شگفتگی ان کے کلام سے جھلکتی تھی، یہی وہ خواتینِ اسلام تھیں جن کی شرم و حیاء، جن کی پردہ داری نے امّتِ مسلمہ کے شہسواروں کو پروان چڑھایا، اور ان ہی کے پاکیزہ بطون سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ، خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا علی بن ہجویری گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، جیسی نفوس قدسیہ نے جنم لیا، کہیں صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد جیسے فرزندانِ اسلام اور سپہ سالاروں کو جنم دیا، اس حدیث کو پڑھ کر دورِ حاضرہ کی ہماری وہ بہنیں غور و خوض کریں، جو موت و میّت پر کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں، بالوں کو نوچتی اور چہروں کو کھروچتی ہیں، سینہ کوبی میں بھی دریغ نہیں کرتیں۔ کیا یہ پیامِ حیاء ان کے لئے کافی نہیں، ؟ یا وہ اَز خود اپنی عزّت کا تماشا بنا کر حیاء کا جنازہ نکالنا چاہتی ہیں۔ اسی غلط رسم و رواج کا نتیجہ ہے کہ آج ہماری خواتین نے سروں سے چادروں کو کھینچ ڈالا، آج کی موجودہ خواتین نے اپنی بیٹیوں کو چراغِ خانہ کے بجائے شمعِ محفل بنایا ہوا ہے، جس کی نحوست سے معاشرے بھی طلاق و خلع کی بھرمار سے تعفن زدہ ہیں، ان کی اولادیں فحاشی و عریانی کے طوفان میں ڈوب کر ہلاک ہو رہی ہیں، عشقِ مجازی کے نام پر نہ صرف مرنے مرانے بلکہ خودکشی عام ہو رہی ہے، ایک دوسرے کی جان کے محافظ آج سر بازار قتلِ عام کر رہے ہیں۔

مردوں کو حیاء کی نصیحت:

ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے محاسن کی طرف نظر کرنا ابلیس کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے

۔جو شخص اپنی آنکھوں کی حفاظت کریگا اللہ عزوجل اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا۔(۲۳)
اللہ عزوجل نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ علیٰ نبیناو علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: "اے موسیٰ! میں نے تین قسم کی آنکھوں کو جہنم پر حرام فرمادیا ہے، ایک وہ آنکھ جو راہِ خدا عزوجل میں پہرہ دیتی ہے، دوسری وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں سے رُک جاتی ہے اور تیسری وہ آنکھ جو میرے خوف سے روتی ہے، اور آنسو کے علاوہ ہر شئے کی ایک جزا ہے اور آنسو کی جزا رحمت، مغفرت اور جنت میں داخلے کے علاوہ کچھ نہیں۔

برادرانِ اسلام: اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے، اور اپنے حالِ زار پر ترس کھانے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے، اور ہماری وہ خواتین بھی غور کریں جو بدنگاہی کا سبب بنتی ہیں، شریعت نے عورت کو گھر کی چار دیواری میں صرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر میک اَپ کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن گھر سے باہر نکلتے وقت بننے سنورنے اور خوشبو لگانے کی اجازت کس نے دی۔؟ فیشن کے چمکیلے بھڑکیلے کپڑے پہن کر معاذ اللہ عزوجل غیر مَردوں کیلئے جاذِبِ نظر بننے کی اجازت کس نے دی؟ باریک دوپٹا، اور باریک لباس پہننے کی اجازت کس نے دی؟ چُست لباس پہن کر رونقِ محافل بننے کی اجازت کس نے دی؟ بے پردہ کھلے بالوں کے ساتھ موٹر سائیکلز پر گھومنے پھرنے کی اجازت کس نے دی، ؟ کس نے ان خرافات کو جائز قرار دیا؟ فی زمانہ تو معاذ اللہ! آج کا باپ اپنی جوان بیٹی کو سربازار بے پردہ لئے گھومتا نہیں شرماتا، شوہر اپنی بیوی کو بے پردہ لئے رونقِ محفل بناتا نہیں ہچکچاتا، جبکہ شریعت میں یہ سخت حرام، ناجائز و گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ تعجب اس طرزِ عمل پر ہے کہ آدھا ایک کلو گوشت بھی ہم کھلا لے کر نہیں گھومتے کہ کہیں چیل، کوا، کتا، بلا جھپٹ نہ پڑے مگر اپنے آپ کو دانشور و صاحب فکر سمجھنے والو پر کہ اتنے بڑے گوشت کے ٹکڑے کو بے پردہ، بے حجاب، بے نقاب لئے گھومتے ہیں، پھر اگر کتّے، بلّے جھپٹ پڑیں تو گلہ شکوہ کیوں؟ اس رَوِش کا قصور وار کون؟ اگر ہم شرعی احکام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے غور کریں تو ہمارے طرزِ عمل کا تضاد بالکل عیاں نظر آئے گا۔

حضرت دِحیہ بن کلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں کچھ مصری کپڑے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عطا فرمایا۔ اور فرمایا کہ اسے پھاڑ کر دو حصّے کرلینا۔ ایک حصّے سے اپنی قمیض بنوالینا اور دوسرا حصّہ اپنی بیوی کو دے دینا وہ اس کا دوپٹہ بنائے گی، جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے تو فرمایا: اپنی بیوی کو حکم دینا کہ اس کے نیچے کپڑا رکھا کرے تاکہ اس کا جسم ظاہر نہ ہو۔(۲۴)

فی زمانہ دوپٹے کے نیچے کپڑا رکھنا تو درکنار، دوپٹے ہی اتار پھینکا ہے، ہر صاحبِ عقل جانتا ہے کہ ڈوپٹے اور پردے میں عورت کی عزّت ہے، اور جب عزّت ہی اتار پھینکی جائے تو ذلّت اس کا مقدّر بنتی ہے، بے پردگی کی نحوست تو اپنی جگہ، عورت کو بطورِ فخر و تکبر دکھاوا کرنے کیلئے زیور پہننا بھی باعثِ عذاب ہے۔ قرآن مجید میں ہے:
(وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ) اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر۔(۲۵)

قرآنِ کریم وفرقانِ حمید میں محارم کی مکمل فہرست بیان کر دی گئی ہے عورت ان کے علاوہ اپنا بناؤ سنگھار کسی کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتی، سنگھار از خود ظاہر کرنا تو درکنار، ایسا فعل بھی کرنا جائز نہیں جس سے چھپے ہوئے سنگھار کا پتا چل جائے، جیسا کہ پازیب پہن کر اس طرح چلنا کہ آواز سے پاس والوں کو علم ہو جائے، یہی حکم باریٔ تعالیٰ ہے:

(وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ) اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔(۲۶)

یہ فرمانِ خداوندی تھا اب فرمانِ مصطفوی ﷺ کا مفہوم بھی سن لیں: کوئی عورت اپنا زیور ظاہر کرے تو اس کے سبب اس کو عذاب دیا جائے گا۔ کوئی عورت خوشبو لگا کر باہر نکلے یا کسی مجلس میں جائے تو اسے زانیہ کہا گیا ہے۔ یہ بھی حکم اس لئے ہے کہ خوشبو سے غیر مردوں کی توجّہ مبذول ہو گی اور یوں بدنگاہی اور دیگر گناہوں کا سلسلہ شروع ہو گا۔ لہٰذا شریعت میں سختی سے منع فرمادیا کہ عورت باہر جاتے وقت خوشبو نہ لگائے۔

عورت عرصہ دراز سے ظلم و ستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی، اس کے ساتھ برتاؤ مٹی کی بے جان مورتیوں کا سا کیا جاتا تھا، جواء میں اسے داؤ پر لگایا جاتا تھا، خاوند کی لاش کے ساتھ قانوناً اسے جل کر راکھ ہونا پڑتا تھا، کہیں اسے تمام برائیوں کی جڑ اور انسان کی ساری بدبختیوں کا سرچشمہ یقین کیا جاتا تھا، اور کہیں چوٹی کے نامور فلسفی اس کے انسان ہونے کو بھی مشکوک نگاہوں سے دیکھا کرتے تھے، اس کو ملکیت کے حقوق حاصل نہ تھے، اسے ازدواجی بندھنوں میں مقید کرنے سے پہلے اس سے کوئی رائے لینے تک کا تصور نہ تھا، یہ، بلکہ اس سے بھی بدتر حالات تھے جن میں اسلام سے پہلے یہ صنف نازک گرفتار تھی۔

لیکن اسلام نے پہلی مرتبہ اعلان کیا کہ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ہیں، اس کی بھی رائے ہے اور قانون اس کی رائے کا احترام کرتا ہے، اسے اپنے والدین، اپنے خاوند، اپنی اولاد کا وارث تسلیم کیا گیا، اس کو ملکیت کے حقوق تفویض کیے گئے ، مرد کو بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ بیٹی کی صورت میں اس کو رحمت قرار دیا۔ ماں کے روپ میں اس کے قدموں کو جنت کی چوکھٹ سے تشبیہ دی۔ غرض معاشرے میں اسے وہ عزت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ اب ایک مسلمان عورت پر یہ لازم ہے کہ وہ اسلام کے اس عظیم احسان کو مانے اور تعلیماتِ اسلامیہ سے واقفیت و آگہی حاصل کرے، انہیں اپنے ذہن میں وسیع جگہ دے۔ اس جہان ناپائیدار میں اس کے شب و روز اسی کے مطابق گزریں۔

تین اشخاص جنّت سے محروم:

آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے دَیُّوث اور مَردانی وَضع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔(۲۷)

دَیُّوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی محرم پر غیرت نہ کھائے۔ دَیُّوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔ جو اپنی بیوی

بچوں کو بدکاری، بے حیائی، بے پردگی اجنبی مردوں سے اختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیادَیُّوث ہے۔ حضرت مولانا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمام بے غیرتی کے گناہ اس میں شامل ہیں جیسے شراب نوشی، غسلِ جنابت نہ کرنا دیگر اس قسم کے جُرم۔(۲۸)

اے بنتِ حوّا کے محاسبو، غور کرلو کہ کہیں ہمارا شمار تو دَیُّوثوں میں نہیں ہوتا! کیونکہ منہ زور آندھیوں نے فکر و نظر کے چراغوں کو بجھادیا ہے، سوائے جہالت کی تاریکیوں کہ ہمیں کچھ دکھائی نہیں دیتا، نفسِ اَمّارہ شیطان کی پیروی کا گرویدہ نظر آتا ہے، قلب و باطن بھی غلاظت میں لِتھڑے نظر آتے ہیں، آج ضرورت ہے ہمیں اپنے تَن، مَن کی طہارت کی، ضرورت ہے گھر کی فصیلوں کو مضبوط کرنے کی، ضرورت ہے اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں سلامتی ایمان کی فکر عطا فرمائے اور احکامِ شرعیہ پر کماحقّہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

حوالہ جات

(۱) حٰم السجدہ : ٤٠

Al-Sajda: 40

(۲) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ ھ / ٢٥٦ ھ)- الصحیح- رقم : ٣٢٢٥، بیروت، لبنان : دار ابن کثیر، الیمامہ ، ١٤٠٧ھ

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mughira (194H/256H). The correct Amount: 3225, Beirut, Lebanon: Dar Ibn Kathir, Al-Yamamah, 1407 AH.

(۳) مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری (٢٠٦ ھ / ٢٦١ ھ)- الصحیح- کتاب الایمان،رقم ٣٦ ، بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی-

Muslim, Abu Husayn Muslim bin Al-Hajjaj bin Muslim bin Qushari Neshapuri (206 AH / 261 AH). The correct Kitab al-Iman, No. 36, Beirut, Lebanon: Dar Ihya al-Tarath al-Arab.

(۴) اصفہانی ، امام ابو القاسم حسین بن محمد راغب (متوفی ٥٠٢ ھ)- المفردات فی غریب القرآن - ص ١٤٦ ،بیروت ، لبنان : دار العلم دار الشامیۃ -

Isfahani, Imam Abu al-Qasim Hussain bin Muhammad Raghib (died 502 AH). Al-Mufardat fi Gharib al-Qur'an. P. 146, Beirut, Lebanon: Dar Al Alam Dar Al Shamiya.

(۵) خازن، علی بن محمد بن ابراہیم (٦٧٨ ھ ٧٤١ ھ)- لباب التاویل فی معانی التنزیل- ، ج ١ ص ٢٢ ، مطبوع : دار الفکر ، بیروت ، لبنان ١٣٩٩ھ

Khazin, Ali bin Muhammad bin Ibrahim (678 AH. 741 AH). Lubab al-Taweel fi mani al-Tanzil. Volume 1, page 22, printed: Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon 1399 AH.

(۶) سورۂ بقرۃ : ١٦٨، ١٦٩

Al Baqarah: 168, 169

(۷) سورہ ٔ اعراف : ۳۳

Al Araaf: 33

(۸) سورۂ نحل : ۹۰

Al Nahal: 90

(۹) بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ (٣٨٤ ـــہ ھ - ٤٥٨ ـــہ ھ)-شعب الایمان- رقم : ٨٢٩٩، بیروت، لبنان : دار الکتب العلمیہ ، ١٩٩٠ ـــہ-

Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad bin Hussain bin Ali bin Abdullah (384 AH - 458 AH). Shub al-Iman. Issue: 8299, Beirut, Lebanon: Dar al-Kitab al-Ilmiya, 1990.

(۱۰) ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹ ـــہ ھ / ۲۷۹ ـــہ ھ)- السنن-رقم : ۱۰۰۴، بیروت ، لبنان : دار احیاء التراث العربی -

Tirmizi, Abu Isa Muhammad bin Isa bin Surah bin Musa bin Dhahaq (209 AH / 279 AH). Al-Sunan. Number: 1004, Beirut, Lebanon: Dar Ihya al-Turath al-Arabi.

(۱۱) امام ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمن بن علی(٥١٠ ـــہ ھ - ٥٩٧ ـــہ)- بحر الدموع - ص ٢٣٠ ، -کراتشی ، باکستان : مکتبۃ المدینۃ -

Imam Ibn Jozi, Abul Faraj Abdul Rahman bin Ali (510 A.H. 597). Sea of tears P. 230, Karachi, Pakistan: Maktab al-Madinah.

(۱۲) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ ـــہ ھ / ٢٥٦ ـــہ)- الصحیح- رقم : ٥٦٥٣، بیروت، لبنان : دار ابن کثیر، الیمامہ ، ـــہ١٤٠٧ -

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mughirah (194H/256). The correct Issue: 5653, Beirut, Lebanon: Dar Ibn Kathir, Al-Yamamah, 1407.

(۱۳) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ ـــہ ھ / ٢٥٦ ـــہ ھ)- الصحیح- رقم : ٥٦٥٢، بیروت، لبنان : دار ابن کثیر، الیمامہ ،ـــہ١٤٠٧ ھ

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mughirah (194H/256H). The correct Amount: 5652, Beirut, Lebanon: Dar Ibn Kathir, Al- Yamamah, 1407 AH.

(۱۴) ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ الکوفی (١٥٩ ـــہ ھ - ٢٣٥ ـــہ ھ)- المصنف- رقم : ٢٥٨٥٩ ، ریاض، سعودی عرب : مکتبۃ الرشد، ـــہ١٤٠٩ھ

Ibn Abi Shaiba, Abu Bakr Abdullah Al-Kufi (159 AH - 235 AH). The author Amount: 25859, Riyadh, Saudi Arabia: Maktab al-Rashid, 1409 AH.

(۱۵) ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹ سـہ ھ / ۲۷۹ سـہ ھ)- السنن-رقم : ۱۸۹۷بیروت ، لبنان : دار احیاء التراث العربی -

Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa bin Surah bin Musa bin Dhahaq (209 AH/279 AH). Al-Sunan. Number: 1897 Beirut, Lebanon: Dar Ihya Al-Turath Al-Arabi.

(۱۶) حلبی ، محمد ابراہیم بن حلبی (متوفی ٩٥٦ سـہ ھ)- غنیۃ المستملی المشتہر بحلبی الکبیر ، ص: ٥٩٤ -لاہور - پاکستان : سہیل اکیڈمی -

Halabi, Muhammad Ibrahim bin Halabi (died 956 AH). Ghaniyyah al-Mustamali, p.: 594. Lahore. Pakistan: Sohail Academy.

(۱۷) ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٣٥٤ سـہ ھ ،- ٢٧٠ سـہ ھ)- الصحیح-، ج٧ ص ٤٥٢، بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ،١٩٩٣ء -

Ibn Hibban, Abu Hatim Muhammad bin Hibban bin Ahmad bin Hibban (354 AH, 270 AH). Al-Sahih, Vol. 7, p. 452, Beirut, Lebanon: Al-Rasal Institute, 1993.

(۱۸) ابو داود، سلیمان بن اشعث سبحستانی(٢٠٢ سـہ ھ / ٢٧٥ سـہ ھ)- السنن- رقم : ٥٧٠، بیروت ، لبنان : دار الکتاب العربی -

Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath Sujastani (202 AH / 275 AH). Al-Sunan Amount: 570, Beirut, Lebanon: Dar al-Kitab al-Arabi.

(۱۹) مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری (٢٠٦ سـہ ھ / ٢٦١ سـہ ھ)- الصحیح- رقم ٢١٢٨، بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی-

Muslim, Abu Husayn Muslim bin Al-Hajjaj bin Muslim bin Qushari Neshapuri (206 AH / 261 AH). The correct No. 2128, Beirut, Lebanon: Dar Ihya al-Tarath al-Arab.

(۲۰) نعیمی ، مفتی احمدیار خان نعیمی (متوفی ١٣٩١ سـہ ھ) - مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح - ج ٥ ،ص ٢٥٥، لاہور ، پاکستان : ضیاء القرآن پبلی کیشنز -

Naimi, Mufti Ahmad yar Khan Naimi (died 1391 AH). Miraat Al-Manajih Sharh Mishkut al-Masabih. 5, 255, Lahore, Pakistan: Zia-ul-Qur'an Publications.

(۲۱) سورۂ احزاب : ٣٣

Al Ahzab: 33

(۲۲) ابو داود، سلیمان بن اشعث سبحستانی(٢٠٢ سـہ ھ / ٢٧٥ سـہ ھ)-سنن ابی داود ، کتاب الجہاد ، باب فضل قتال روم ، ج ٢ ص ٣١٤ رقم الحدیث : ٢٤٩٠مطبوع : دار الکتاب العربی ، بیروت

Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath Sujastani (202 AH / 275 AH)Sunan Abi Daw, Kitab Al-Jihad, Chapter Fazl Qatal Rum, Vol. 2, p. 314, Number of Hadith: 2490, Published: Dar Al-Kitab Al-Arabi, Beirut.

(۲۳) طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی (٢٦٠ سـہ ھ - ٣٦٠ سـہ ھ)- المعجم الکبیر-رقم : ١٠٣٦٢ موصل، عراق : مکتبۃ العلوم والحکم، سـہ١٩٨٤ء -

Tabrani, Abu al-Qasim Sulaiman bin Ahmad bin Ayyub al-Lakhmi (260 AH. 360 AH). Al-Mu'ajam al-Kabeer. Number: 10362 Mosul, Iraq: Maktab al-Uloom wal-Hikam, 1984.

(۲۴) ابو داود، سلیمان بن اشعث سبحستانی(۲۰۲ ھ / ۲۷۵ ھ)- السنن- رقم : ۳۵۸۹، بیروت ، لبنان : دار الکتاب العربی -

Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath Sujastani (202 AH / 275 AH). Al-Sunan Number: 3589, Beirut, Lebanon: Dar Al Kitab Arabic.

(۲۵) سورۂ نور: ۳۱

Al Noor: 31

(۲۶) سورۂ نور: ۳۱

Al Noor: 31

(۲۷) ھیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵ ھ - ۸۹۷ ھ)- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد- رقم : ۷۷۲۲،بیروت، لبنان : دار الفکر -

Haythami, Nuruddin Abul Hasan Ali bin Abi Bakr bin Sulaiman (735 AH. 897 AH). Jamaat al-Zawaid and source of benefits. Number: 7722, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr.

(۲۸) ملا علی قاری، علی بن سلطان محمد نور الدین حنفی (١٠١٤ ھ / ١٦٠٦ ء)- مرقاۃ المفاتیح - ج ٧ ص ٢٤١، بیروت ، لبنان: دار الفکر ١٤٢٢ ھ -

Mulla Ali Qari, Ali bin Sultan Muhammad Nuruddin Hanafi (1014 AH/1606 AD). Mirqaat al-Mafatih. J. 7 p. 241, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr 142 A